رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ | بدھ ۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ؛ ۱۸ نبوت ۱۳۶۰ ہش ؛ ۱۸ نومبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۶۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں حضور کی صحت کے متعلق وہاں سے بذریعہ فون آمدہ ۱۴ نومبر کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ"

احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے سدا نوازتا رہے۔ آمین۔

"جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں"
(ارشاد حضرت اقدس)

دعائے خاص کی درخواست

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب فرماتے ہیں :-

لاہور سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع ملی ہے کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی طبیعت بلڈ پریشر بہت زیادہ ہو جانے کی وجہ سے زیادہ خراب ہو گئی ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کے لئے خاص طور پر دعا کرنے کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

برائے کارکنات جلسہ سالانہ

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر جو کارکنات جلسہ گاہ اور قیامگاہ میں ڈیوٹی دینا چاہتی ہیں وہ اپنا نام ۲۰ نومبر ۱۹۸۱ء تک دفتر لجنہ میں بھجوا دیں۔ اس کے بعد کوئی نام نہیں لیا جائیگا۔ نام کے ساتھ مندرجہ ذیل کوائف بھی بھجوائیں۔

ولدیت یا زوجیت، عمر، تعلیم، گذشتہ سال کہاں کام کیا تھا؟ اس سال کہاں کام کرنا چاہتی ہیں۔ نیز اپنا پورا پتہ بھی درج کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

کیا آپ چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟

جلسہ سالانہ کے بارے میں سیدنا حضرتِ اقدس کے ارشاداتِ عالیہ

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں

یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق پر بنیاد ہے

"اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے اور اس کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہونگے۔"

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر یک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق ------ پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

"ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لیے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے ---------- اے خدا۔ اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین۔ ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۴۰ - ۳۴۲)

"یاد رکھو۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے۔ منافقانہ طور پر آپس میں ملنا جلنا اور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اور چیز ہے یاد رکھو اگر اس جماعت میں سچی ہمدردی نہ ہوگی تو پھر یہ تباہ ہو جائے گی اور خدا اس کی جگہ کوئی اور جماعت پیدا کرے گا۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۷۳)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

۱۸ نبوت ۱۳۶۰ ہش

نشاناتِ الٰہیہ کا ظہور اور ان کی غرض و غائت

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ وہ اپنی ہستی کے ان نشانات کے علاوہ جو اس کی غیر محدود صفات کے جلووں کی شکل میں ہر لحہ اور ہر آن کائنات اور اس کے ذرہ ذرہ میں ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں تازہ بتازہ نئے نشان بھی ظاہر کرتا ہے جو ان سے فائدہ اٹھانے والوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنتے ہیں اور جو لوگ ان نشانات سے فائدہ نہیں اٹھاتے وہ گمراہی میں اور زیادہ آگے بڑھ جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے نشان نمائی کی اغراض کو قرآن مجید میں کھول کھول کر بیان کیا ہے۔ اس نے مومنوں کے لئے نشانوں کے ظہور کی اغراض الگ بیان کی ہیں اور کافروں کے لئے الگ۔ اور بعض آیات میں اس نے الناس کا لفظ استعمال کر کے مومنوں اور کافروں کے لئے اپنے ظاہر کردہ نشانوں کی مشترک غرض کی طرف توجہ دلائی ہے مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ اس مشترک غرض کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

(۱) وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۲۲۲)

ترجمہ:۔ اور (اللہ) لوگوں کے لئے اپنی (معرفت کی) علامات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

(۲) كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۸۸)

ترجمہ:۔ اللہ اسی طرح لوگوں کے لئے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔

سو نشانات الٰہیہ کی مومنوں اور کافروں کے لئے مشترک غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور صفات پر ایمان لا کر نصیحت حاصل کریں اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کر کے ہدایت کی راہ پر گامزن ہوں۔ مومنوں میں سے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نشانوں سے نصیحت حاصل کرتے ہیں اس کے نتیجہ میں ان کا ایمان پہلے کی نسبت اور بڑھ جاتا ہے اور وہ ہدایت کی راہ پر اور زیادہ مضبوطی سے قائم ہو جاتے ہیں اور اس طرح پورے اخلاص اور ذوق و شوق سے اعمال صالحہ بجا لا کر ہدایت میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنی رحمتوں، برکتوں، فضلوں اور انعاموں سے نوازتا چلا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے کافر چونکہ ان نشانوں سے کوئی نصیحت نہیں پکڑتے اور خدا تعالیٰ کی طرف نہیں جھکتے اس لئے وہ گمراہی میں اور زیادہ بڑھتے چلے جاتے ہیں اور ان کا مجرم ہونا اور زیادہ آشکار ہو جاتا ہے۔

جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ نشانوں کے ظاہر ہونے کے نتیجہ میں گمراہ لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ ان کا مجرم ہونا اور زیادہ آشکار ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝

(الانعام آیت ۵۶)

ترجمہ:۔ اور ہم نشانات کو اسی طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں (تا حق کھل جائے) اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

چونکہ ایسے گمراہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نشانوں سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ ان کا انکار کر کے گمراہی میں اور زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے کافروں کی اس روش کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

۱۔ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ (المائدہ آیت ۷۶)

ترجمہ:۔ دیکھ ہم کس طرح ان کے (فائدے کے) لئے نشانات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھ وہ کیسے الٹے پاؤں لوٹا دیئے جاتے ہیں۔

۲۔ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ۝

(الانعام آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ دیکھ ہم کس طرح نشانوں کو بار بار (مختلف پیرایہ میں) بیان کرتے ہیں (مگر) پھر بھی وہ اعراض ہی کرتے چلے جاتے ہیں۔

برخلاف اس کے نشاناتِ الٰہیہ کے ظہور کے طور پر حقیقی مومنوں کے ایمان میں جس طرح اضافہ ہوتا ہے اور وہ راہِ حق پر اور زیادہ مضبوطی سے قائم ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

(سورۃ الفتح آیت ۵-۶)

ترجمہ:۔ وہ (یعنی خدا) ہی ہے جس نے (اپنے نشان کے طور پر) مومنوں کے دلوں پر سکینت اتاری تاکہ جو ایمان ان کو پہلے نصیب تھا اس کے ساتھ اور ایمان بھی ان کو حاصل ہو جائے اور اللہ کے آسمانوں میں بھی لشکر ہیں اور زمین میں بھی۔ اور اللہ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے (مومنوں کا ایمان بڑھانا) اس لئے ہوگا تاکہ وہ (یعنی اللہ) مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ان میں رہتے چلے جائیں گے اور تاکہ وہ (اللہ) ان کے گناہ مٹا دے اور اللہ کے نزدیک یہی بڑی کامیابی ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اپنی قادرانہ تجلّی کے طور پر تازہ بتازہ اور نو بہ نو نشانات اللہ تعالیٰ اس لئے ظاہر فرماتا ہے کہ مومنوں کا ایمان اور زیادہ بڑھے اور وہ راہِ سداد پر گامزن رہتے ہوئے ترقی کے منازل تیزی سے طے کرتے چلے جائیں اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ان کے ایک اہم فرض کی طرف بھی توجہ دلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ نشاناتِ الٰہیہ کو بے قدری کی نظر سے نہ دیکھیں اور قدر یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں اور اس کے شکر گزار بندے بننے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اسی لئے اس نے تازہ بتازہ نشانوں کے ظہور کی ایک غرض یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ تا اس کے بندے اس کی شکر گزاری کا حق ادا کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

(المائدہ آیت ۹۰)

ترجمہ:۔ اور اللہ اپنے نشانوں کو تمہارے لئے اسی طرح بیان کرتا ہے تاکہ تم شکر گزار بنو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح گمراہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نشانوں کو خاطر میں نہ لا کر گمراہی میں اور زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ اسی طرح اگر مومن نشانوں کے ظہور پر انکی ناقدری کے مرتکب ہوں اور شکر نہ بجا لائیں تو ان کے گمراہی کی طرف واپس لوٹ جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے اور یہ امر بعید نہیں ہوتا کہ وہ اپنے کئے کرائے پر پانی پھیر کر ایمان ہی گنوا بیٹھیں اور پھر ان کا بھی وہی حشر ہو جو نشاناتِ الٰہیہ کو خاطر میں نہ لانے والے منکروں کا ہوتا ہے۔

الغرض تازہ بتازہ نشانات ظاہر کرنا خدا تعالیٰ کی ایک قدیم سنت ہے۔ غرض ان نشانات کے ظہور کی یہ ہوتی ہے کہ مومنوں کا ایمان بڑھے اور وہ شکر گزاری کی راہ پر گامزن ہو کر سابق بالخیرات بننے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور گمراہ لوگ ان نشانات سے فائدہ اٹھا کر ہدایت کی طرف آئیں اور گمراہی کے برے انجام سے اپنے آپ کو بچائیں لیکن ہوتا یہ ہے کہ ایسے لوگ ان نشانوں کو خاطر میں نہ لا کر گمراہی میں اور زیادہ بڑھ جاتے ہیں اور عذاب کا نشانہ بنے بغیر ہدایت کی طرف نہیں آتے۔

★ ——— ★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعا کی اہمیت و ضرورت اور اُس کی قبولیت کے طریق

مکرم چوہدری رشید الدین خان صاحب ، غلام محمد آباد کالونی ، فیصل آباد

(۵)

حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں :-

"میرا تو یہ مذہب ہے کہ دعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے جس قدر دعا وسیع ہوگی۔ اُسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہوگا۔ اور دعا میں جس قدر بخل کرے گا اسی قدر اللہ تعالیٰ کے قرب سے دور ہوتا جاوے گا اور اصل تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے عطیہ کو جو بہت وسیع ہے جو شخص محدود کرتا ہے اس کا ایمان بھی کمزور ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷۴)

"سورۃ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس دعا پر خوب غور کرنا ضروری ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ وہ ایک سائل کامل اور محتاج مطلق کی صورت بنا دے۔ اور جیسے ایک فقیر اور سائل نہایت عاجزی سے اور کبھی کبھی اپنی شکل سے اور کبھی اپنی آواز سے دوسرے کو رحم دلاتا ہے اسی طرح سے چاہیئے کہ پوری تضرّع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض حال کیا جائے۔ پس جب تک نماز میں تضرع سے کام نہ لے اور دعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے نماز میں لذت کہاں؟

یہ ضروری بات نہیں کہ دعائیں عربی زبان میں کی جاویں چونکہ اصل غرض نماز کی تضرع اور ابتہال ہے اس لئے چاہیئے کہ اپنی مادری زبان میں ہی کرے۔ انسان کو اپنی مادری زبان سے ایک خاص اُنس ہوتا ہے اور وہ پھر اسی پر قادر ہوتا ہے دوسری زبان سے خواہ اس میں کس قدر بھی دخل ہو اور مہارتِ کامل ہو ایک قسم کی اجنبیت باقی رہتی ہے اس لئے چاہیئے کہ اپنی مادری زبان ہی میں دعا مانگے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۵، ۱۴۶)

"ہمارا اپنا اور ان راستبازوں کا جو پہلے ہو گزرے ہیں ان سب کا تجربہ ہے کہ نماز سے بڑھ کر خدا کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں جب انسان قیام کرتا ہے تو وہ ایک ادب کا طریق اختیار کرتا ہے۔ ایک غلام جب اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوتا تو وہ ہمیشہ دست بستہ کھڑا ہوتا ہے پھر رکوع بھی ادب ہے جو قیام سے بڑھ کر ہے اور سجدہ ادب کا انتہائی مقام ہے جب انسان اپنے آپ کو فنا کی حالت میں ڈال دیتا ہے اس وقت سجدہ میں گر پڑتا ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۱۰)

"نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اسے خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل میں نماز نہیں جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا حالانکہ نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے۔ بعض نمازیوں پر خدا تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے۔ "فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ" وَیل کے معنے لعنت کے بھی ہوتے ہیں پس چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست نہ ہو اور نہ غافل ہو۔ ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۷۷)

"ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں ان کی روح مُردہ ہے وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر سچائی کی روح رکھتی ہے اور صدق کی تاثیر اس میں موجود ہے وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ نمبر ۵ صفحہ ۱۷)

"یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے جب تک انسان پورے طور پر خضیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اس سے نہ مانگے سچ پوچھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی۔ سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں جس طرح ایک بڑا انجن بہت سی کلوں کو چلاتا ہے پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون کو اس انجن کی طاقتِ عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا قائل ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے۔ جیسے منہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو تو لاریب وہ مسلم ہے وہ مومن اور حنیف ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اُس پر وہ وقت آجانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے۔

ترکِ نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح (جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جاویں اور اس طرف جھک کر پرورش پالیں) ادھر ہی جھکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے جیسے وہ شاخیں پھر دوسری طرف مڑ نہیں سکتیں۔ اسی طرح ہر دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دور ہوتی جاتی ہے پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۶۶-۱۶۷)

"وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے بعض لوگ نماز کو تو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے۔ ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا۔ اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۴۵)

"میں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشہ باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پے در پے پیالے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور وہ یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے یہاں تک کہ اس کو سرور آجاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے اسی طرح سے ذہن میں اور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسے سرور کا حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشہ باز کے اضطراب اور قلق و کرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو جاوے گی پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ڈرتے ہیں اور احسان پیش نظر رہے.... اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۶۳-۱۶۴)

"جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا۔ طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضا و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے اس لئے میں تو جب تک اذنِ الٰہی کے آثار نہ پاؤں قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضا و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیتِ دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں کیونکہ اس رضا بالقضاء کے ثمرات اور برکات اس سے بہت زیادہ ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۶۰)

"یہ بالکل سچ ہے کہ مقبولین کی اکثر دعائیں منظور ہوتی ہیں بلکہ بڑا معجزہ ان کا استجابتِ دعا ہی ہے جب ان کے دلوں میں کسی مصیبت کے وقت شدت سے بیقراری ہوتی ہے اور اس شدید بیقراری کی حالت میں وہ اپنے خدا کی طرف توجہ کرتے ہیں تو خدا ان کی سنتا ہے اور اس وقت اُن کا ہاتھ گویا خدا کا ہاتھ ہوتا ہے۔ خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے..... وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اور اس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے۔

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ خیال کہ مقبولین کی ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے یہ سراسر غلط ہے بلکہ حق بات یہ ہے کہ مقبولین کے ساتھ خدا تعالیٰ کا دوستانہ معاملہ ہے کبھی وہ ان کی دعائیں قبول کر لیتا ہے اور کبھی وہ اپنی مشیت ان سے منوانا چاہتا ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ دوستی میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ دوست اپنے دوست کی بات مانتا ہے اور اس کی مرضی کے موافق کام کرتا ہے اور پھر دوسرا وقت ایسا بھی آتا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی بات اس سے منوانا چاہتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸-۱۹)

"خدائے تعالیٰ ان دعاؤں کو کہ جو خلوص کے ساتھ کی جائیں ضرور سنتا ہے اور جس طرح مناسب ہو درد چاہنے والوں کے لئے مدد بھی کرتا ہے مگر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان کی استعداد اور دعا میں خلوص نہیں ہوتا۔ نہ انسان دلی عاجزی کے ساتھ امداد الٰہی چاہتا ہے اور نہ اس کی روحانی حالت درست ہوتی ہے بلکہ اس کے ہونٹوں میں دعا اور اس کے دل میں غفلت یا ریاء ہوتی ہے یا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خدا اس کی دعا کو سُن تو لیتا ہے اور اس کے لئے جو کچھ اپنی حکمتِ کاملہ کی رو سے مناسب ہے اور اصلح دیکھتا ہے عطا بھی فرماتا ہے لیکن نادان انسان خدا کی ان الطاف خفیہ کو شناخت نہیں کرتا اور بباعث اپنے جہل اور بے خبری کے شکوہ اور شکایت شروع کر دیتا ہے۔ اور اس آیت کے مضمون کو نہیں سمجھتا عَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ عَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی یہ ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو بُری سمجھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے اچھی ہو اور ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو دوست رکھو اور وہ اصل میں تمہارے لئے بُری ہو اور خدا چیزوں کی اصل حقیقت کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

(براہین احمدیہ حاشیہ ۱۱ صفحہ ۳۶۰، ۳۶۱)

"کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ انسان ایک امر کے لئے دعا کرتا ہے۔ گر وہ دعا اس کی اپنی نالائقی اور نادانی کا نتیجہ ہوتی ہے یعنی ایسا امر خدا تعالیٰ سے چاہتا ہے جو اس کے لئے کسی صورت میں مفید اور نافع نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو تو ردّ نہیں کرتا لیکن کسی اور صورت میں پورا کر دیتا ہے مثلاً ایک زمیندار جس کو ہل چلانے کے لئے بیل کی ضرورت ہے وہ بادشاہ سے جا کر ایک اونٹ کا سوال کرے اور بادشاہ جانتا ہے کہ اس کو دراصل بیل دینا مفید ہوگا اور وہ حکم دیدے کہ اس کو ایک بیل دیدو وہ زمیندار اپنی بے وقوفی سے کہہ دے کہ میری درخواست منظور نہیں ہوئی تو اس کی حماقت اور نادانی ہے لیکن اگر وہ غور کرے تو اس کے لئے یہی بہتر تھا اس طرح پر اگر ایک بچہ آگ کے سرخ انگارے دیکھ کر ماں سے مانگے تو کیا مہربان اور شفیق ماں یہ پسند کرے گی کہ اس کو آگ کے انگارے دے دے۔ غرض بعض اوقات دعا کی قبولیت کے متعلق ایسے امور بھی پیش آتے ہیں جو لوگ بے صبری اور بدظنی سے کام لیتے ہیں وہ اپنی دعا کو ردّ کروا لیتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۵)

"قبولیت دعا کے لئے ضرور ہے کہ اس میں ایک جوش ہو کیونکہ جس دعا میں جوش نہ ہو۔ وہ صرف لفظی بڑبڑ ہے حقیقی دعا نہیں۔ مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ دعا میں جوش پیدا ہونا ہر ایک وقت انسان کے اختیار میں نہیں بلکہ انسان کے لئے اشد ضرورت ہے کہ دعا کرنے کے وقت جو امور دلی جوش کے محرک ہیں وہ اس کے خیال میں حاضر ہوں اور یہ بات ہر ایک عاقل پر روشن ہے کہ دلی جوش پیدا کرنے والی صرف دو ہی چیزیں ہیں ایک خدا کو کامل اور قادر اور جامع صفاتِ کاملہ خیال کر کے اس کی رحمتوں اور کرموں کو ابتداء سے انتہاء تک اپنے وجود اور بقاء کے لئے ضروری دیکھنا اور تمام فیوض کا مبدء اسی کو خیال کرنا۔ دوسرے اپنے تئیں اور اپنے تمام ہم جنسوں کو عاجز اور مفلس اور خدا کی مدد کا محتاج یقین کرنا یہی دو امر ہیں جن سے دعاؤں میں جوش پیدا ہوتا ہے اور جو جوش دلانے کے لئے کامل ذریعہ ہیں .....

اب جاننا چاہیئے کہ یہی دو محرک ہیں جن کا دعا کے وقت خیال میں لانا دعا کرنے والوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ جو لوگ دعا کی کیفیت سے کسی قدر چاشنی حاصل رکھتے ہیں انہیں خوب معلوم ہے کہ بغیر پیش ہونے ان دونو محرکوں کی دعا ہو ہی نہیں سکتی اور بجز ان کے آتشِ شوق الٰہی دعا میں اپنے شعلوں کو بلند نہیں کرتے۔ یہ بات نہایت ظاہر ہے کہ جو شخص خدا کی عظمت اور رحمت اور قدرتِ کاملہ کو یاد نہیں رکھتا۔ وہ کسی طرح سے خدا کی طرف رجوع نہیں کر سکتا اور جو شخص اپنی عاجزی اور درماندگی اور مسکینی کا اقراری نہیں اس کی روح اس مولیٰ کریم کی طرف ہرگز جھک نہیں سکتی غرض یہ ایسی صداقت ہے جس کے سمجھنے کے لئے کوئی عمیق فلسفہ درکار نہیں جب خدا کی عظمت اور اپنی ذلت اور عاجزی متحقق طور پر دل میں منقش ہو تو وہ حالت خاصہ خود انسان کو سمجھا دیتی ہے اور خالص دعا کرنے کا وہی ذریعہ ہے سچے پرستار خوب سمجھتے ہیں کہ حقیقت میں انہی دو چیزوں کا تصور دعا کے لئے ضروری ہے یعنی اول اس بات کا تصور کہ خدائے تعالیٰ ہر ایک قسم کی ربوبیت اور پرورش اور رحمت اور بدلہ دینے پر قادر ہے اور اس کی یہ صفاتِ کاملہ ہمیشہ اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں دوسرے اس بات کا تصور کہ انسان بغیر توفیق اور تائید الٰہی کے کسی چیز کو حاصل نہیں کر سکتا اور بلاشبہ یہ دونوں تصور ایسے ہیں کہ جب دعا کرنے کے وقت دل میں جم جاتے ہیں تو یکایک انسان کی حالت کو ایسا تبدیل کر دیتے ہیں کہ ایک متکبر ان سے متاثر ہو کر روتا ہوا زمین پر گر پڑتا ہے اور ایک گردن کش سخت دل کے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ یہی کل ہے جس سے ایک غافل مردہ میں جان پڑ جاتی ہے۔ انہی دو باتوں کے تصور سے ہر ایک دل دعا کرنے کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ غرض یہی وہ روحانی وسیلہ ہے جس سے انسان کی روح روبخدا ہو جاتی ہے اور اپنی کمزوری اور امداد ربانی پر نظر پڑتی ہے اسی کے ذریعہ سے انسان ایک ایسے عالم بیخودی میں پہنچ جاتا ہے جہاں اپنی کمدر ہستی کا نشان باقی نہیں رہتا اور صرف ایک ذاتِ عظمیٰ کا جلال چمکتا ہوا نظر آتا ہے اور وہی ذاتِ رحمتِ کل اور ہر ایک ہستی کا ستون اور ہر ایک درد کا چارہ اور ہر ایک فیض کا مبدء دکھائی دیتی ہے آخر اس سے ایک صورت فنا فی اللہ کے ظہور پذیر ہو جاتی ہے جس کے ظہور سے نہ انسان مخلوق کی طرف مائل رہتا ہے نہ اپنے نفس کی طرف نہ اپنے ارادہ کی طرف اور بالکل خدا کی محبت میں کھویا جاتا ہے اور اسی ہستی حقیقی کی شہود سے اپنی اور دوسری مخلوق چیزوں کی ہستی کالعدم معلوم ہوتی ہے اس حالت کا نام خدا نے صراطِ مستقیم رکھا ہے جس کی طلب کے لئے بندہ کو تعلیم فرمایا اور کہا اھدنا الصراط المستقیم یعنی وہ راستہ فنا اور توحید اور محبت الٰہی کا جو آیاتِ مذکورہ بالا سے مفہوم ہو رہا ہے وہ ہمیں عطا فرما اور اپنے غیر سے بکلی منقطع کر۔ خلاصہ یہ کہ خدائے تعالیٰ نے دعا میں جوش پیدا کرنے کے لئے وہ اسباب حقہ انسان کو عطا فرمائے کہ جو اسقدر دلی جوش پیدا کرتے ہیں کہ دعا کرنے والے کو بخودی کے عالم سے بیخودی اور نیستی کے عالم میں پہنچا دیتے ہیں ..... حقیقت یہ ہے کہ جیسے خدا نے دوسرے امور میں قواعد مقررہ ٹھہرا رکھے ہیں ایسا ہی دعا کے لئے بھی ایک قاعدہ خاص ہے اور وہ قاعدہ وہی محرک ہیں جو سورۃ فاتحہ میں کہے گئے ہیں اور ممکن نہیں کہ جب تک وہ دونوں محرک کسی کے خیال میں نہ ہوں تب تک اس کی دعا میں جوش پیدا ہو سکے۔"

(براہین احمدیہ حاشیہ ۱۱ صفحہ ۴۸۳-۴۸۴)

قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت مولوی نورالدین صاحب فرماتے ہیں:۔

"اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ یہ ایک ہتھیار ہے اور بڑا کارگر ہے لیکن کبھی اس کا چلانے والا آدمی کمزور ہوتا ہے اس لئے اس ہتھیار سے منکر ہو جاتا ہے۔ وہ ہتھیار دعا کا ہے جس کو تمام دنیا نے چھوڑ دیا ..... ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس کو تیز کریں اور اس سے کام لیں۔ جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے دعائیں مانگیں اور نہ تھکیں۔ میری یہ آخری وصیت ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ دعا کا ہتھیار تیز کرو۔ میں نصیحت کرتا ہوں کہ بہت دعائیں کرو۔ پھر کہتا ہوں کہ بہت دعائیں کرو۔"

(بدر ۱۲ جنوری ۱۹۱۱ء)

(باقی)

جلسہ سالانہ پر خود بھی آئیں اور حق پسند دوستوں کو بھی ساتھ لائیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

دوستوں کو چاہیئے کہ اپنے کاموں کا ہرج کر کے بھی جلسہ میں شامل ہوں ..... قادیان سے باہر کے دوستوں کو بھی خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ہمت اور کوشش کریں اور اپنے کاموں کا ہرج کر کے بھی آئیں اور نہ صرف خود آئیں بلکہ اپنے زیرِ اثر لوگوں کو بھی یہاں لانے کی کوشش کریں ..... پیشتر اس کے کہ وہ کسی اور مشغلہ کا فیصلہ کر لیں ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے دوستوں کو جلسہ میں شمولیت کے لئے تحریک کریں کیونکہ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر چکیں تو پھر فیصلہ کو منسوخ کرنا بہت مشکل کام ہوتا ہے۔ پس پہلے میں ان لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جن کے ایسے لوگوں سے تعلقات ہوں جو صداقت پسند اور حق جُو ہیں تحریک شروع کر دیں۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو حجاب کی وجہ سے ہمارے سلسلہ سے پیچھے ہٹے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے یہی دن حجاب کے دُور ہونے کا ذریعہ ہیں کیونکہ جب ایک رَو پیدا ہو جاتی ہے تو ان کو دیکھ کر اور لوگوں میں بھی وہ رَو جاری ہو جاتی ہے۔ جب وہ چاروں طرف سے لوگوں کو آتا دیکھیں گے تو ان کے اندر بھی خواہش پیدا ہوگی۔ عام طور پر لوگوں کا ایک جگہ پر جانا بھی ایک دلچسپی پیدا کر دیتا ہے۔

(الفضل ۱۶ نومبر ۲۳ء)

مطالعہ کُتب سلسلہ

ماہ نومبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب "المجدد الالف" مقرر ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ یہ کتاب منگوا کر خدام سے مطالعہ کرائیں۔ جزاکم اللہ

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وسطی افریقہ میں ہمارا پہلا مشن

زیمبیا (۱۳)

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ انچارج زیمبیا مشن

تنزانیہ میں قیام (جاری)

دارالسلام میں مقیم پاکستانیوں نے ایک تنظیم تنزانیہ پاکستان ایسوسی ایشن قائم کی۔ اس اس کے پہلے اجلاس میں مکرم چوہدری عنایت اللہ احمدی صاحب مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب اور خاکسار بھی مدعو تھے۔ اس اجلاس میں تیس (۳۰) پاکستانی شامل ہوئے۔ اس میں یہ طے پایا کہ سات ممبروں کی ایک ایڈہاک (AD - HOC) کمیٹی قائم کی جائے جو اس ایسوسی ایشن کی کنسٹی ٹیوشن تجویز کرے۔ جس پر جنرل میٹنگ میں غور ہو۔ ان سات ممبروں میں ہمارے تنزانیہ مشن کے انچارج محترم چوہدری عنایت اللہ احمدی صاحب بھی منتخب ہوئے۔ اس کمیٹی کے صدر مکرم ایم ایچ ملک صاحب منتخب ہوئے۔ اس سے اگلی جنرل میٹنگ کے صدر بھی مکرم ملک صاحب ہی تھے۔ محترم ملک صاحب کا تعلق جماعت اسلامی سے تھا پہلی میٹنگ میں محترم چوہدری عنایت اللہ احمدی صاحب کو ایک خاص عزت اور احترام کا مقام حاصل تھا۔ آپ نے جو بھی تجویز پیش کی اس کی سب نے تائید اور تعریف کی۔

دوسرے اجلاس میں غالباً چوہدری عنایت اللہ احمدی صاحب کسی وجہ سے شامل نہ ہو سکے تھے۔ اس میں خاکسار کو بھی بعض امور پر رائے دینے کا موقعہ ملا۔

اجلاس کے برخواست ہونے پر خاکسار کسی کی کار میں بیٹھنے لگا تو ملک ایم ایچ صاحب موصوف مجھے کھینچ کر اپنی کار کی طرف لے گئے اور فرمایا آپ میرے ساتھ بیٹھئے جب وہ ہمارے مشن ہاؤس پہنچ گئے تو خاکسار نے پوچھا کیا آپ کی رہائش بھی یہاں سے قریب ہے تو انہوں نے بتایا کہ انکی رہائش تو اجلاس کی جگہ کے بالکل الٹ سمت میں وہاں سے تقریباً اتنی ہی دور ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو اس کار میں آ رہا تھا جو ہمارے مشن ہاؤس کی طرف ہی آ رہی تھی آپ نے میری خاطر خواہ مخواہ تگنا فاصلہ طے کیا۔ فرمانے لگے مجھے آپ کو ساتھ لا کر خاص خوشی ہوئی ہے کیونکہ آپ نے بڑے اچھے خیالات کا اظہار کیا ہے مشن ہاؤس تک سفر کے دوران خاکسار نے ان سے کہا تھا "آپ ہم سب پاکستانیوں کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں کہ آپ ریڈیو پر اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کے جواب دیتے ہیں۔ اور اسلام کی خوبیاں بیان کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر تقاریر کرتے ہیں۔ نیز خاکسار نے کہا کہ ہمارے متعلق یہ غلط فہمی ہے کہ اپنے سوا دوسروں کے کام کو پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ یہ درست نہیں اور بتایا کہ بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا تھا کہ وہ اسلام کی ترقی کے لئے کوشش کرنے والوں کے ساتھ ہر طرح کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ فی الحقیقت اسلام کی ترقی کے لئے جہاں بھی کسی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے ہم عملاً اس میں پیش پیش ہوتے ہیں خواہ اسکی پیشقدمی کوئی بھی کرتا ہو۔ اور کہا کہ جب قرآن شریف میں غیر مذاہب والوں کے ساتھ تعاون اور اتحاد کا گر یہ بتایا ہے کہ

قُلْ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ۔

تو ہم آپس میں اختلافات کو نظر انداز کر کے اسلام کی ترقی کے لئے اتحاد اور تعاون کیوں نہیں کر سکتے۔ اور بتایا کہ ہمارا تعامل یہ ہے کہ اسلام کی اصل روح کے مطابق باہم امن سے رہنے سہنے کا تقاضا پورا کیا جائے۔ نائیجیریا میں ہمارے ایماء پر ہی سوسائٹیاں قائم ہوئیں جو مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ کرنے کے لئے قائم کی گئیں اور پھر سب نے مل کر حکومت سے مسلمانوں کے لئے سکولوں کا مطالبہ کیا۔ جس پر حکومت نے مسلمانوں کو سینکڑوں سکول کھولنے کی اجازت دی گو ہماری جماعت نے ہی ملک میں مسلمان بچوں کے لئے پہلا سکول کھولا لیکن جب یہ سینکڑوں سکول مختلف سوسائٹیوں میں (مسلمان سوسائٹیوں کی متحدہ باڈی کی طرف سے) تقسیم ہوئے تو ہمارے مشن کے حصے صرف گیارہ سکول آئے۔ ہم نے قطعاً زائد سکول ملنے کا مطالبہ نہ کیا سب سوسائٹیوں نے مل کر نائیجیریا کرسچن کونسل کی طرح نائیجیریا مسلم کونسل قائم کی جس میں ہر سوسائٹی کے تین نمائندے شامل کئے گئے۔ اور پھر کونسل آف مسلم سکولز پروپرائیٹرز کا قیام عمل میں آیا جس کے نتیجہ میں اس کونسل کو پہلا مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج کھولنے کی اجازت ملی جس میں ہمارے مشن کا تعاون سب سے زیادہ تسلیم کیا گیا۔ ہم سب مل کر مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اور باہمی عقائد کے اختلاف کو کلیتہً نظر انداز کرتے ہیں اور بتایا کہ دراصل اسلام کی ترقی کا راز اسی میں مضمر ہے کہ تمام مسلمان گروہ ایک متحدہ فورم (FORUM) پر اکٹھے ہو کر اسلام کے خلاف ہر قسم کی مہم کا مقابلہ کریں۔ اس پر انہوں نے کہا کاش کہ ہم سب کی سوچ اسی نہج پر قائم ہو اور کہا کہ واقعی ہماری ناکامی کا موجب آپس کی بدظنیاں ہی ہیں اور پھر کہا میں چاہتا ہوں آپ ہر جمعہ کے روز میرا ریڈیو پروگرام سن کر مشورہ دیں کہ اس میں کس قسم کی مزید اصلاح کی ضرورت ہے۔

جب خاکسار زیمبیا سے آ کر دارالسلام میں مقیم ہوا تھا۔ اور مولانا محمد منور صاحب کی روانگی کے بعد مولوی عبدالباسط صاحب انچارج تھے خاکسار کو نائیجیریا میں پاکستان کے ہائی کمشنر جناب حکیم محمد احسن صاحب کی ۱۹۶۴ء کی یہ بات یاد آئی کہ ہم ملک میں آنے والے ہر پاکستانی سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہم سے آ کر ضرور ملے اور سفارت خانہ میں اپنا نام درج کروائے۔ اس خیال سے خاکسار پاکستان کے ایکٹنگ سفیر جناب بشیر احمد صاحب سے ملنے گیا ملاقات کے موقعہ پر اپنے آنے کا مقصد بتاتے ہوئے عرض کی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں پاکستان کا باشندہ ہوں اور پاکستان سے محبت میرے ایمان کا حصہ ہے اور پاکستان کے سربراہ کو اپنا بادشاہ سمجھتا ہوں اور اپنے حاکم سے محبت کو بھی اپنا ایمان کا ایک حصہ سمجھتا ہوں۔ پاکستان میں حکومت کے سربراہ سے شرف ملاقات ممکن نہ ہوا۔ خیال آیا کہ اس ملک میں آپ پاکستانیوں کے لئے سربراہ متعین ہیں۔ لہٰذا یہاں آپ ہی میرے بادشاہ ہیں میں آپ سے ملاقات کو اپنا فخر سمجھتا ہوں۔ خاکسار اس لئے حاضر ہوا ہے کہ آپ کی ہر ممکن خدمت سے مشرف ہو سکے۔ اس پر انہوں نے خوشی کا اظہار فرمایا اور پھر فرمایا کہ وسطی افریقہ میں مقیم پاکستانیوں کے لئے تنزانیہ کا سفارت خانہ ہی ہیڈ کوارٹر ہے۔ لہٰذا میرا ارد گرد کے ممالک میں جانے کا ارادہ ہے اور سب سے پہلے زیمبیا ہی جانا ہے آپ میرا ایک کام کریں۔ اگر آپ کے پاس زیمبیا میں مقیم کچھ پاکستانیوں کے پتے موجود ہیں تو ان کو خطوط لکھ دیں کہ میں ۲۹ فروری کو وہاں جا رہا ہوں خاکسار نے اس کا وعدہ کیا اور عرض کی کہ اگر آپ ہمارے مشن کے فلاں ٹیلیفون نمبر پر خاکسار کو اپنی روانگی کے وقت اور فلائٹ سے مطلع فرما دیں تو عین نوازش ہو گی۔ انہوں نے فرمایا کہ ابھی مجھے وقت اور فلائٹ کا علم نہیں۔ میں سیکرٹری سے کہہ دوں گا کہ وہ آپ کو مطلع کر دے۔

خاکسار نے مشن ہاؤس آ کر اپنے پاس موجود پتوں پر بہت سے خطوط زیمبیا لکھ دیئے اور ان کے پتوں کی ایک لسٹ سفارتخانہ کو بھی بھیج دی۔ چند دنوں کے بعد سفارتخانہ سے ایک خاتون کا ٹیلیفون آیا کہ آپ کی ارسال کردہ لسٹ مل گئی ہے۔ جو مکرم سفیر صاحب کی خدمت میں پیش کر دی گئی ہے انہوں نے آپ کا شکریہ ادا کیا ہے اور فرمایا ہے کہ میں آپ کو بتا دوں کہ وہ فلاں وقت فلائٹ پر زیمبیا کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔

خاکسار مقررہ وقت پر ائیرپورٹ پر پہنچ گیا خیال تھا کہ وہاں الوداع کہنے والے احباب موجود ہوں گے۔ لیکن یہاں میرے سوا اور کوئی موجود نہ تھا خاکسار نے VIP کا کمرہ کھلوایا اور سفیر صاحب کا انتظار کرنے لگا۔ لیکن جب کچھ دیر تک کوئی نہ آیا تو خیال ہوا کہ شاید ان کا جانا ملتوی ہو گیا ہے۔ واپس جانے کے لئے باہر نکلا تو عین اسی وقت ایک کار آ کر رکی جس میں سے صرف مکرم سفیر صاحب نکلے اور کار واپس چلی گئی۔

خاکسار کو دیکھ کر انہوں نے فرمایا "احمد صاحب آپ کہاں۔ کیا آپ بھی کہیں جا رہے ہیں" عرض کی خاکسار تو صرف آپ کو الوداع کہنے آیا ہے۔ انہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا آپ نے خواہ مخواہ تکلیف کی۔ اور پھر فرمایا بھئی روانگی سے پہلے کیا کچھ کرنا ہوتا ہے۔ کچھ فارم وغیرہ پُر کرتے ہوتے ہیں۔ خاکسار جا کر فارم ملایا اور پُر کر کے دستخطوں کے لئے پیش کئے۔ پاسپورٹ آفیسر نے پاسپورٹ اور کاغذات چیک کر کے سفیر صاحب کو اوپر جانے کی اجازت دی جہاں صرف مسافر ہی جا سکتے ہیں۔ اور مجھے یہ سمجھ کر کہ میں بھی سفارتخانہ کا آدمی ہوں کہا کہ تم بھی چلے جاؤ ہم اوپر جا کر جہاز کی روانگی کے وقت کی انتظار میں بیٹھ گئے اور محترم نصیر صاحب نے زیمبیا کے کوائف دریافت فرمائے اور مذہبی تبادلہ خیالات بھی ہوا اس دوران مسافروں کی روانگی کا اعلان ہوا اور خاکسار ان کے ساتھ جہاز کی سیڑھی تک گیا۔ آپ نے فرمایا "اچھا واپسی پر آپ سے باتیں ہوں گی"

ان کی زیمبیا سے واپسی پر پھر خاکسار ان سے ملا میرے زیمبیا واپس جانے پر جب وہ زیمبیا تشریف لائے تو انہوں نے مجھے ٹیلیفون پر اپنے آنے کی اطلاع کی اور خاکسار ان کو کانٹی نینٹل ہوٹل (CONTIENTAL HOTEL) میں ملنے گیا۔ ان کے پاس زیمبیا پاکستان ایسوسی ایشن کے چیئرمین مکرم ایم سی افضل ایڈووکیٹ بھی موجود تھے۔ جو میرے زیمبیا میں قیام کے سارے عرصہ میں گہرے دوست رہے۔ اور ہم ایک دوسرے کے اکثر مواقع پر کام آتے رہے۔

آئندہ کی چند اقساط میں اس کے بعد ۲۱ اگست ۱۹۷۲ء سے ۵ نومبر تک زیمبیا میں تقریباً تین سال قیام سے متعلق چند چیدہ چیدہ امور بیان کئے جائیں گے۔

(باقی)

خط و کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصینِ جماعت کی طرف سے تحریکِ جدید کے نمایاں وعدے

(قسط ۳۴)

۶۴۶	مکرم احمد دین صاحب	کوئٹہ	۵۰۵ —
۶۴۷	" سید واجد علی شاہ صاحب	"	۵۰۰ —
۶۴۸	" طاہر احمد صاحب فاروقی	"	۵۶۰ —
۶۴۹	" لئیق احمد خان صاحب ابن عبد اللطیف خان صاحب	کوئٹہ	۵۰۰ —
۶۵۰	" بشارت احمد صاحب جاوید	"	۶۰۰ —
۶۵۱	" شیخ منصور احمد صاحب جاوید	"	۶۰۰ —
۶۵۲	" میجر نسیم احمد صاحب سیفی	"	۶۱۵ —
۶۵۳	محترمہ اہلیہ صاحبہ محمود احمد صاحب سنوری	"	۵۰۰ —
۶۵۴	مکرم مظہر الحق صاحب سیٹھی	"	۷۰۰ —
۶۵۵	" مظہر اقبال صاحب ابن محمود احمد صاحب سنوری	"	۵۰۰ —
۶۵۶	" خلیفہ جمیل احمد صاحب	"	۵۱۰ —
۶۵۷	" کرنل اعجاز ربانی صاحب بمعہ خاندان	گجرات	۱۴۰۸ —
۶۵۸	" خلیفہ عبد الوہاب صاحب	"	۱۰۱۰ —
۶۵۹	" میجر رفیق احمد صاحب بھٹی بمعہ اہلیہ و والدہ	کھاریاں	۱۰۰۰ —
۶۶۰	" سید محمد احمد صاحب جنرل مینجر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤ الدین		۱۴۰۰ —
۶۶۱	" فیض احمد صاحب ظفر	"	۱۰۰۰ —
۶۶۲	" چوہدری عنایت اللہ صاحب منیجر بمعہ اہلیہ و والدین	گجرات	۵۰۰ —
۶۶۳	" ڈاکٹر رحیم حسین صاحب چیمہ	"	۵۰۰ —
۶۶۴	" بشیر احمد صاحب احسن بمعہ بزرگان	ہریامراد وال	۶۲۵ —
۶۶۵	" مرزا حمید احمد صاحب کلیم	منڈی بہاء الدین	۵۰۵ —

(باقی)

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

دو روزہ سالانہ اجتماع

مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کا دو روزہ سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۴ اور ۲۵ ستمبر ۸۱ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اجتماع میں دیگر مقررین کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بھی شرکت فرمائی۔ حاضری خدا کے فضل سے تسلی بخش رہی پہلے اجلاس میں شامل ہونے والوں کی تعداد دو صد تھی جو آخری اجلاس میں بڑھ کر ۴۰۰ تک پہنچ گئی۔ ضلع کی مجالس کی نمائندگی سو فی صد تھی۔ خدام بھی بڑی تعداد میں شامل ہوئے۔ خدام اور انصار نے اجتماع سے متعلق مختلف فرائض نہایت تندہی سے سرانجام دیئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اجتماع کے کل پانچ اجلاس ہوئے۔

۲۴ ستمبر کو ۵ بجے شام پہلا اجلاس زیر صدارت محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد عہد دہرایا گیا۔ پھر نظم پڑھی گئی جس کے بعد صاحبِ صدر نے افتتاحی خطاب فرمایا جس کے بعد مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتِ احمدیہ راولپنڈی نے خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے ساتھ پہلا اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس ساڑھے سات بجے شام مکرم شیخ عبد الوہاب صاحب امیر جماعت اسلام آباد کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد کرنل دلدار احمد صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے صداقت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے موضوع پر مبسوط تقریر فرمائی۔

۲۵ ستمبر کی صبح کو نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ سوا پانچ بجے تیسرا اجلاس مکرم مرزا مبارک بیگ صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ راولپنڈی شہر کی صدارت میں شروع ہوا۔ درس قرآن کریم مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی نے دیا۔ پھر مولوی دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ واہ کینٹ نے درسِ حدیث دیا۔ ملفوظات حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا درس مکرم کرامت اللہ صاحب مربی سلسلہ گوجر خان نے دیا۔ ناشتہ کے بعد ۸½ بجے چوتھا اجلاس مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی اللہ بخش صاحب مربی سلسلہ نے "جماعت احمدیہ کے قیام کے مقاصد" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ پھر مولوی دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے "قدرتِ ثانیہ کی اہمیت" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ ۱۱ بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔ طعام اور نماز جمعہ کے وقفہ کے بعد آخری اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم کے بعد انصار اللہ کا عہد دہرایا گیا جس کے بعد صدرِ محترم نے نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم کرنل دلدار احمد صاحب ناظم انصار اللہ ضلع راولپنڈی نے مجلس کی سال بھر کی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی جس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنا ایمان افروز خطاب شروع فرمایا۔

آپ نے فرمایا راولپنڈی کا ضلع بہت اہمیت رکھتا ہے لیکن مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کی کارکردگی توقع سے بہت کم ہے۔ آپ نے فرمایا۔ گذشتہ سال کے اور امسال کے اجتماع میں خدا کے فضل سے انصار و خدام نے جوش اور شوق کے ساتھ حصہ لیا ہے جو بہت خوشکن امر ہے۔ اب عہدیداران مجالس انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اس بیداری سے فائدہ اٹھائیں مسلسل کوشش کریں تاکہ خاطر خواہ نتائج پیدا ہو سکیں۔ آپ نے فرمایا جو لوگ اصلاح و ارشاد کے فریضہ سے غافل ہو جاتے ہیں وہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو نام کے احمدی کہلانے پر اکتفا کرتے ہیں اور اس طرح مجاہدانہ زندگی گزارنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔ آخر میں آپ نے نصیحت فرمائی کہ ضلع راولپنڈی کے انصار اللہ اور اور اس کے عہدیدار اپنے ارادوں اور حوصلوں میں وسعت پیدا کریں اور مجالس کے پروگرام کو اپنے طور پر نئے سرے سے منظم کریں کہ وہ زیادہ عمدگی کے ساتھ کام کر سکیں اور اپنے آپ کو وسعت دے سکیں۔

آخر میں صدر مجلس نے اختتامی دعا کرائی اور اس طرح یہ سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

مجلس مذاکرہ

۲۵ ستمبر کی شب کو مسجد نور میں ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جو ساڑھے سات بجے سے ساڑھے نو بجے تک جاری رہی۔ اس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے مختلف احباب کے تحریری سوالات کے نہایت مؤثر، مدلل جوابات دیئے۔ اس مجلس میں ۳۸۰ احباب شامل ہوئے جنہوں نے نہایت توجہ اور انہماک کے ساتھ سوالات کے جواب سنے اور مجلس مذاکرہ کے بعد ۹½ بجے سے ۱۰½ بجے تک مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب نے بذریعہ سلائیڈز بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی مساعی اور اس کے خوشکن ثمرات کی جھلکیاں پیش کیں۔ یہ پروگرام بھی دلچسپی اور توجہ سے دیکھا گیا۔ الحمد للہ

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی کی ان مساعی کو قبول فرمائے اور اس کے بہتر سے بہتر ثمرات و نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(مرسلہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

۱۔ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۱۹ ربوہ گنڈا سنگھ والا کا سول ہسپتال میں اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے۔ خدا کے فضل سے آپریشن کامیاب ہوا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری صاحب کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ (سیف اللہ خان مربی سلسلہ عالیہ)

۲۔ میرے عزیز دوست محترم طارق انور صاحب باجوہ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس لیاقت میڈیکل کالج جامشورو میں فائنل ایر کے طالب علم ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم موصوف کو نمایاں کامیابی سے نوازے اور دینی و دنیاوی ترقیات عطا کرے۔

(رائے سیف اللہ کھرل۔ سانگلہ ہل)

۳۔ میرے والد صاحب محترم مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب اتالیق ریٹائرڈ ٹیچر چند دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (لطف الرحمٰن خالد۔ راجپوت پراپرٹی ڈیلر)

۴۔ میرے دوست مکرم محمد یعقوب صاحب وارنٹ آفیسر کی لڑکی کے پاؤں کا اپریشن کر دیا گیا ہے۔ احباب کرام اس کی مکمل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

(صوفی کریم بخش۔ زیرہ ہاؤس گولبازار۔ ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم احمد نعیم (حال مقیم جرمنی) کا نکاح ہمراہ عزیزہ نعیمہ خالدہ صاحبہ دختر مکرم محمد اکبر افضل صاحب سپرنٹنڈنٹ سی۔ ڈی۔ اے اسلام آباد مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے مورخہ ۶ ۱۱/۸۱ بروز جمعۃ المبارک بعوض دس ہزار حق مہر مسجد احمدیہ نور میں پڑھا۔ دونوں بچے مولانا عبد الرحمٰن انور صاحب (مرحوم) سابق پرائیویٹ سیکرٹری اُن کے نواسے و نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے جانبین کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔

(محمد عابد عادل۔ علامہ اقبال احمد ٹاؤن۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اراکین مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

برائے سال ۱۹۸۱-۸۲ء ۱۳۶۰-۶۱ ہش

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی مرکزی عاملہ کے لیے مندرجہ ذیل اراکین کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سعیٔ مشکور بجالانے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

مکرم و محترم مرزا عبدالصمد احمد صاحب	نائب مہتمم اطفال
" " منیر احمد صاحب جاوید	" " "
" " سلطان احمد صاحب مبشر	سیکرٹری عمومی
" " علیم الدین صاحب قمر	ایڈیشنل سیکرٹری عمومی
" " محمود احمد صاحب اشرف	سیکرٹری اشاعت
" " مقصود احمد صاحب باجوہ	" مال
" " مبشر احمد صاحب غیور	" تعلیم
" " منصور احمد صاحب عارف	" وقفِ جدید
" " بشارت احمد صاحب ناصر	" تجنید
" " عبدالرشید صاحب طاہر	" تربیت
" " صالح احمد صاحب	" خدمتِ خلق
" " عبدالرشید صاحب انور	" صنعت و تجارت
" " سید طاہر محمود صاحب ماجد	" صحتِ جسمانی
" " مبشر احمد صاحب طاہر	" وقارِ عمل

(مرزا محمد الدین ناز مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

وقف عارضی کی برکتیں

مکرم مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب لاہور وقف عارضی پر حیدر آباد سندھ اور کوٹری تشریف لے گئے ان کی تحریک پر مکرم حکیم میاں خیر الدین مرحوم کو ایصال ثواب کی خاطر ان کے خاندان کے مندرجہ ذیل احباب نے جماعت احمدیہ کوٹری (سندھ) سے صدقہ جاریہ تعمیر مساجد میں حصہ لیا ہے۔ ان سب کے لئے جنہوں نے اس تحریک پر لبیک کہا اور مکرم مرزا صفدر جنگ صاحب کے لئے جو اس نیک تحریک کے محرک بنے قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

۱۔ مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب بھٹی معہ اہلیہ حشمت بی بی صاحبہ	۵۰٪ روپے
۲۔ پسران محمد ادریس صاحب عبدالمجید صاحب، محمد رفیق محمد شفیق صاحبان	۵۰٪ "
۳۔ دختران بشریٰ بیگم صاحبہ، امینہ بیگم صاحبہ، رانی صاحبہ و پسر عبدالرشید صاحب	۵۰٪ "
۴۔ مکرم میاں محمد یعقوب صاحب بھٹی معہ اہلیہ خورشید بیگم صاحبہ	۵۰٪ "
۵۔ پسران نوید احمد جاوید احمد دختران منورہ۔ کشور	۵۰٪ "
۶۔ مکرم میاں نذیر احمد صاحب بھٹی۔ معہ اہلیہ رشیدہ بیگم صاحبہ	۵۰٪ "
۷۔ مکرم نعمت علی صاحب معہ اہلیہ ریشم بی بی صاحبہ	۵۰٪ "
۸۔ " مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب لاہور	۵۰٪ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تشحیذ الاذہان کے چندہ خریداری میں اضافہ

خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اطلاع کے لیے اعلان ہے کہ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی منظوری (مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۱ء سے) ماہنامہ تشحیذ الاذہان کے چندہ خریداری میں مندرجہ ذیل اضافہ کیا گیا ہے۔ امید ہے موجودہ مہنگائی کے پیش نظر خریداران نئی شرح کے مطابق ہمارے ساتھ حسب سابق تعاون جاری رکھ کر ممنون فرمائیں گے

۱۰ نومبر ۱۹۸۱ء سے سالانہ قیمت :- ۱۵/- روپے
" " " فی پرچہ " :- ۱/۵۰ "

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات

ماہ اکتوبر میں اس چندہ کی وصولی صرف ۲۵/۲۵۹۸ ہوئی ہے اس وقت تک مہمان خانہ کی کل آمد ۹۳/۱۹۷، ۵،۴۲ ہو چکی ہے اور کل خرچ ۸۳/۰۰۶، ۵،۱۶ اس وقت اس مد میں صرف ۸۰/۱۹۱، ۲۶ کی رقم موجود ہے۔ بہت سے کام کرنے باقی ہیں۔ مثلاً کمروں کے فرش سیمنٹ کے ہونے ہیں۔ صحن پکا ہونا ہے۔ غسل خانے مزید تعمیر کرنے ہیں موجودہ تعداد کم ہے۔ اس لئے تمام لجنات کوشش کریں کہ کم از کم ایک سال تک اس چندہ کو مزید وصول کریں اور ان بہنوں سے وصول کرنیکی کوشش کریں جنہوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا تاکہ یہ سب کام جلد سے جلد کروائے جا سکیں اور جلسہ سالانہ پر ٹھہرنے والی خواتین آرام سے قیام کر سکیں۔ تین صد یا اس سے زائد رقم دینے والی بہنوں کے نام بطور یادگار اور دعا کنندہ کروائے جائیں گے

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم محمد رشید اکبر صاحب مکان ۹/۱ محلہ دار النصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد میاں محمد یعقوب صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۸/۱ واقع محلہ دار النصر ربوہ رقبہ ۱ کنال ۲ مرلہ ۲۲۱ مربع فٹ میں سے نصف والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ ۱۔ رشیدہ بیگم صاحبہ ۲۔ فہمیدہ بیگم صاحبہ ۳۔ رضیہ بیگم صاحبہ۔ قطعہ مذکور میرے نام منتقل کئے جانے پر مرحوم کے دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں تا اسے فروخت کر کے دوسرے ورثاء کو ان کا شرعی حصہ ادا کر سکوں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے پیارے والد محترم چوہدری محمد شریف صاحب ولد اللہ دتہ صاحب مرحوم ۸ نومبر ۱۹۸۱ء (مطابق ۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ) ۵ بجے شام گلبرگ لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دوسرے دن یعنی ۹ نومبر کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بوجہ موصی ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ناصر امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(طارق احمد شریف ۱۹۵-۸۱ گلبرگ نمبر ۲ لاہور)

مقامی اجتماع لجنہ اماء اللہ ربوہ

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا مقامی اجتماع مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۱ء زیر صدارت مکرمہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوا۔ پہلے اجلاس کی کاروائی ۸-۴۵ پر تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرمہ نجم النساء صاحبہ نے کی مکرمہ خاتم النساء صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ مکرمہ شوکت گوہر صاحبہ نے رپورٹ کارگذاری ۸۰-۱۹۸۱ء پیش کی۔ مکرمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ربوہ نے عہد دوہرایا بعدہٗ تقریری مقابلہ معیار اوّل۔ دوم۔ فی البدیہہ تقاریر۔ مقابلہ حسنِ قرأت و حفظِ قرآن ہوئے۔ ۱۰-۱۵ پر پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ نماز اور کھانے کے وقفہ کے بعد دوسرا اجلاس شام ۲½ بجے زیر صدارت مکرمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ہوا۔ تلاوت مکرمہ امۃ الشافی شائستہ صاحبہ نے کی۔ مکرمہ امۃ الکریم احمد صاحبہ نے نظم پڑھی۔ ۲-۵۰ پر انٹر ویو دینی معلومات اور بیت بازی کے مقابلے ہوئے۔ ۴-۳۵ پر امۃ الناصر نصرت نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ مکرمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے انعامات تقسیم فرمائے۔ ۸۱-۱۹۸۰ء میں کارکردگی کے لحاظ سے مجموعی طور پر اوّل آنے پر دار الصدر شمالی نے ٹرافی حاصل کی دار الصدر شرقی نمبر ۱ کو دوم اور دار الرحمت شرقی الف کو سوم انعام ملے۔ اسی طرح صدر صاحبہ حلقہ جات اور مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والیوں کو بھی انعامات دیئے گئے۔ اختتام پر مکرمہ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے اپنے خطاب میں اجتماع کی غرض و غائت بتائی اور ممبرات پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا۔ دعا پر کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ)

خریداران خالد و تشحیذ الاذہان کے لیے اطلاع

خریداران ماہنامہ خالد و ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اطلاع کے لیے اعلان ہے کہ ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۸۱ء کا رسالہ خالد اور رسالہ تشحیذ الاذہان اکٹھا شائع ہوگا۔ جو انشاء اللہ نومبر ۱۹۸۱ء کے آخر تک خریداران کو مل جائے گا۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا محمد اسمٰعیل منیر سیکرٹری نصرت جہاں کی اہلیہ محترمہ وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترمہ مبارکہ نسرین صاحبہ اہلیہ محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مبلغ سری لنکا۔ ماریشس، سیرالیون۔ حال سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء بروز جمعرات دن کے ۲ بجے فضل عمر ہسپتال میں انتقال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن! ان کی عمر ۴۹ سال تھی۔ اگلے روز جمعہ کی صبح نماز فجر کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں اہل ربوہ نے شرکت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں چنانچہ نماز جنازہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر کی تیاری کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کروائی نماز جنازہ اور تدفین میں صدر انجمن احمدیہ کے ناظران، تحریک جدید کے وکلاء اور دیگر مبلغین سلسلہ اور احباب کرام نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر بیرون جات سے آئے ہوئے امراء اور دیگر احباب بھی موجود تھے۔

محترمہ مرحومہ مکرم عبدالغنی صاحب درویش مرحوم آف گوجرانوالہ کی سب سے بڑی بیٹی اور مکرم منیر الدین صاحب سابق مبلغ سویڈن کی بھانجی تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے اپنی اولاد میں ایک بیٹی اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم محمد داؤد منیر صاحب جھنگ میں حبیب بنک کچہری برانچ کے منیجر ہیں۔ ان سے چھوٹی بیٹی مکرمہ ناصرہ صاحبہ مکرم ظہور الدین صاحب بابر منڈی بہاؤالدین کی اہلیہ ہیں۔ ان سے چھوٹے بیٹے مکرم محمد ادریس منیر صاحب گلاسکو یونیورسٹی میں بائیو کیمسٹری میں پی ایچ ڈی کر رہے ہیں۔ یہ وفات کے وقت ملک سے باہر تھے۔ سب سے چھوٹے بیٹے مکرم محمد الیاس منیر صاحب سابق ایڈیٹر ماہنامہ خالد، تحت ہزارہ ضلع سرگودھا میں بطور مربی سلسلہ خدمات دینیہ بجا لا رہے ہیں۔

مرحومہ ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۸ء تک اپنے شوہر محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب منیر کے ہمراہ تبلیغی جہاد کے دوران سری لنکا مقیم رہیں۔ اس کے بعد عرصہ ۲۲-۲۳ سال سے مسلسل بیمار چلی آ رہی تھیں۔ ۱۹۷۳ء سے اعصابی تکلیف میں شدت پیدا ہو گئی تھی۔ طویل بیماری کا یہ عرصہ مرحومہ نے نہایت صبر و شکر کے ساتھ بڑی ہمت سے گزارا اور کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔

مرحومہ کو خاندان حضرت اقدس سے دلی لگاؤ اور خاص پیار تھا۔ قرآن عظیم سے والہانہ عشق تھا۔ غازی اور دعا گو خاتون تھیں۔ نوافل کی ادائیگی کی طرف خصوصی رغبت رکھتی تھیں۔ احباب کرام سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات سے نوازے۔ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور مرحومہ کی بیمار والدہ کو صحت کاملہ سے نوازے۔ آمین!

خوبصورت رہائشی سکیم ملحقہ نیو سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا
"الحمرا پارک" فون ۳۵۸۲
میں چند رہائشی پلاٹس موجود ہیں۔ احباب فائدہ اٹھائیں
"الحمرا اسٹیٹس" - ۶۹۹ اے سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا

گردہ اور مثانہ کی پتھری کے لئے
KIDNEY STONE COURSE
COLIC CURE TABS. درد گردہ کے فوری آرام کے لئے
COLIC CURE CAPS. درد گردہ سے مستقل شفاء کے لئے
CALCULI DROPS. پتھریوں کو تحلیل کر کے خارج کرنے کیلئے
دو ہفتہ کا کورس قیمت -/۷۰ - ۴ ہ روزہ مکمل کورس قیمت -/۱۵۰
ڈاک خرچ -/۵ - لٹریچر مفت
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور - کراچی - ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید

آئندہ کے لیے تا ۳۰ نبوت ۱۳۶۱ھش / ۳۰ نومبر ۱۹۸۲ء مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے۔

۱	شیخ محمد احمد صاحب مظہر	۲	مرزا مبارک احمد صاحب
۳	حافظ مظفر احمد صاحب	۴	محمد شفیع اشرف صاحب
۵	ملک سیف الرحمٰن صاحب	۶	مرزا طاہر احمد صاحب
۷	مرزا خورشید احمد صاحب	۸	مرزا عبدالحق صاحب
۹	مولوی عبدالمالک صاحب	۱۰	ملک مبارک احمد صاحب
۱۱	میاں عبدالسمیع صاحب نون	۱۲	مولوی تدبیر احمد صاحب مبشر
۱۳	مولوی ابوالمنیر نورالحق صاحب	۱۴	مرزا انس احمد صاحب
۱۵	شیخ مظفر احمد صاحب	۱۶	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب
۱۷	مرزا نصیر احمد صاحب	۱۸	مجیب الرحمٰن صاحب

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اس مجلس کے اعزازی رکن ہونگے۔

۱	چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب	۲	ڈاکٹر عبدالسلام صاحب
۳	سید منیر الحصنی صاحب دمشق	۴	عبدالوہاب صاحب مغربی افریقہ
۵	مظفر احمد صاحب ظفر	۶	زکریا کزٹیو صاحب مشرقی افریقہ
۷	مولوی عبدالواحد صاحب انڈونیشیا		

اس مجلس کے صدر شیخ محمد احمد صاحب مظہر، نائب صدر مرزا مبارک احمد صاحب اور سیکرٹری ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ ہوں گے۔ ان کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کے لیے میرے پاس سفارش کرے۔

دستخط و مہر
مرزا ناصر احمد

۱۰-۱۱-۸۱ ----------

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا بنام ناصر احمد بعمر تقریباً نو دس سال عرصہ سے گم ہے بچہ دماغی طور پر کمزور ہے اسے بعض دفعہ مرگی کا دورہ بھی پڑتا ہے۔ پوچھنے پر اپنا نام ڈلا بتاتا ہے۔ سفید بوشٹ ملیشیا کی شلوار پہنے ہوئے ہے پاؤں سے ننگا ہے۔ دایاں ہاتھ فالج زدہ ہے اٹک اٹک کر بولتا ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کا پتہ لگے تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں یا پہنچا دیں۔

سلطان احمد
(نزد کیمرج سکول - محلہ دارالفضل - ربوہ)

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ ربوہ
(بالمقابل ایوان محمود)
میں ۲۶ اور ۲۷ نومبر کو مطب میں حاضر ہوں گے۔
جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک
اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک
مینجر:- مشہور دواخانہ ربوہ

مثالی وقارِ عمل

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۲۷ نومبر بروز جمعۃ المبارک اپنی اپنی مجالس میں ایک مثالی وقار عمل منائیں۔ قبل از وقت مقام وقارِ عمل کے تعین۔ ضروری سامان کی فراہمی وغیرہ امور سرانجام دے کر مجلس کے سو فیصد خدام کو اس وقارِ عمل میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور رپورٹ جلد مرکز میں بھجوائیں! فجزاکم اللہ!

(مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴